ز دوزخ نترستم بخویم بهشت
که تقدیر برمنه چوں سابق بنشست
قلم چوں گذشته بترسم چرا
که تقدیر رفته نه گردر مرا
مشیت خدا هر مشیت پرید
یکے رابریده و گررا گزید
یکے رانور زد کجا بر کشد
دگروا گدا زد کجادر شد
کند داغ لعنت قلم برجبین
چه قدرت کسے راکه گوید چنین
زابلیس عبرت باید گرفتار
ندیدی که فرعون چه دعوی کشید
خودی در خدائی نشاید گرفت
خودی خود اوراکجا در کشید

اگــــر لـــکیـــرے مـــوئـــے مـــانـــد خـــلاف
حـــذر کـــن زمـــر وے، تـــلـــغـــســـت لاف
بـــه جـــزا مـــهـــر بـــاری دل خـــود بشـــوی
کـــه "راجـــا" تـــو هـــر حـــال ره راســـت زو

پھر خودی کے بارے میں

خودی کے عنوان پر قلندرِ کبریا کی ایک غزل جس کی ہم توضیح وتشریح کر چکے ہیں اسی عنوان پر یہ غزل قلندرِ کبریا نے فرمائی ہے جیسا کہ پہلے ہم نے اس بات کی وضاحت کی کہ یہاں پر خودی کی اصطلاح انا پرستی، میں، اور ذات کے تکبر سے مترادف ہے جو ظاہر پرست بے معرفت انسانوں کا خاصہ ہے جبکہ علم عرفان میں وہ خودی جو عین معرفت ہے وہ انا کا نام نہیں بلکہ انانیت کی خودسپردگی کا نام ہے جہاں مومن کی رضا رضا نہیں صرف اسے اللہ رب العزت کی رضا پر راضی

رہنا ہے حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے جس خودی کی بات کی ہے اس میں انا کی نفی ہے اور اپنے نفس کا عرفان ہے جسے علامہ نے آدابِ خود آگاہی سے بھی تعبیر کیا ہے. قلندرِ کبریا اس غزل میں فرمارہے ہیں کہ اللہ رب العزت نے لوح محفوظ پر انسان کی تقدیر لکھ دی ہے اسے ناقص عقل رکھنے والے انسان اپنے قیل و قال سے تبدیل نہیں کر سکتے. لیکن دوسرع طرف یہ بات بھی عیاں ہے کہ جس نے فنافی اللہ کی منزل اختیار کی اور اپنی خواہشات کو اللہ کے سپرد کردیا. اور اپنی ذات کی نفی کردی اسکو اس دنیا میں اللہ رب العزت نے قلندرِ کبریا بنا کر صاحبِ تصرف کردیا. اس لئے دنیا کا متکبر شخص آنے والی نسلوں کے لئے نشانِ عبرت بن جاتا ہے اور فنافی اللہ صاحب تصرف کا فیض آنے والی نسلوں کے لئے جاری وساری رہتا ہے اس لئے صاحب تصرف کی دعا سے اس کی رضا سے تقدیریں بدلی جاسکتی ہیں لیکن ذات کے متکبر شخص کی تقدیر پر اللہ اور اس کے ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی ہونے والے صاحب تصرف سے خدا خود

رہنا ہے حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے جس خودی کی بات کی ہے اس میں انا کی نفی ہے اور اپنے نفس کا عرفان ہے جسے علامہ نے آدابِ خود آگاہی سے بھی تعبیر کیا ہے. قلندرِ کبریا اس غزل میں فرمارہے ہیں کہ اللہ رب العزت نے لوح محفوظ پر انسان کی تقدیر لکھ دی ہے اسے ناقص عقل رکھنے والے انسان اپنے قیل و قال سے تبدیل نہیں کرسکتے. لیکن دوسرع طرف یہ بات بھی عیاں ہے کہ جس نے فنافی اللہ کی منزل اختیار کی اور اپنی خواہشات کو اللہ کے سپرد کردیا. اور اپنی ذات کی نفی کردی اسکو اس دنیا میں اللہ رب العزت نے قلندرِ کبریا بنا کر صاحبِ تصرف کردیا. اس لئے دنیا کا متکبر شخص آنے والی نسلوں کے لئے نشانِ عبرت بن جاتا ہے اور فنافی اللہ صاحب تصرف کا فیض آنے والی نسلوں کے لئے جاری وساری رہتا ہے اس لئے صاحب تصرف کی دعا سے اس کی رضا سے تقدیریں بدلی جاسکتی ہیں لیکن ذات کے متکبر شخص کی تقدیر پر اللہ اور اس کے ملائکہ لعنت کرتے ہیں اور اللہ کی رضا میں راضی ہونے والے صاحب تصرف سے خدا خود

پوچھتا ہے بقولِ اقبالؒ

''بتا تیری رضا کیا ہے''

اس لئے قلندرِ کبریا فرماتے ہیں کہ فقراء اس نور مطلقہ میں فنا ہو جاتے ہیں اللہ کی مرضی ہی ان کی خواہش ہے وہ تقدیر رفتہ کے شکنجے سے باہر ہیں لیکن وہ لوگ جو مشیت خدا پر اعتراض کرتے ہیں ان کے چہروں پر کاتبِ تقدیر لعنت لکھ دیتا ہے جسے قدرت بدل نہیں سکتی، دیکھ! ابلیس عبرت کی گرفت میں آ گیا ہے تم نے نہیں دیکھا کہ فرعون نے کیا دعویٰ کیا یہ منکرانہ خودی اللہ کی گرفت میں آ جاتی ہے اور اسکی بقا کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی دیکھو ہامان لعین کا اور اسکی خودی کا کیا حشر ہوا اگر اسکو اللہ پر یقین ہوتا تو واصل جہنم نہ ہوتا دراصل خود پرستی وہ عیب ہے جسے بدی کا شعور نہیں ہوتا کیونکہ خودی بذات خود کفر ہے دیکھو بلعم نے کتنی ریاضتیں اور محنتیں کیں قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے لیکن اس کی انا نے اسے لعنتی بنا دیا۔ اگر کوئی عاجزی اور انکساری سے رہے اور اپنی میں کو فنا کر دے تو آتش جہنم اس کا کیا بگاڑ سکتی ہے اور وہ اللہ کی

مخالفت نہ کرے تو وہاں دوزخ کے ملائکہ کا گذر ہی نہیں ہوتا یہی سچ ہے یہی صحیح راستہ ہے اسی سچائی کے راستے پر سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے جوکوئی اس کے لکھے ہوئے کی مخالفت کریگا وہ تباہ وبرباد ہو جائیگا تو حکم باری تعالیٰ کے سائے میں محفوظ ہے۔ اے راجا تو ہر حال میں راہ راست پر رہیگا........